ناول

بندوق بازبابو

موجودہ تہذیب کا فوٹو

اسمیں ایک جنٹلمین صاحب کا نہایت عمدہ لطیفہ آمیز ماجرا درج ہی

مصنفہ

بابورام ولد پنڈت شیودیال سنگھ شرما ساکن جلال آباد ضلع میرٹھ

باہتمام کنہیالال تاجر کتب جوہری بازار اگرہ

کنہیالال پریس جوہری بازار اگرہ

قیمت ۱۲ — ۸ — ۱۹۱۳ء

ادم

بندوق باز بابو

موجودہ تہذیب کا فوٹو

باب اوّل

ابر علق مین ابر اپنی حکومت کا دور دوران دکھلا رہے ہین با د خوش گوار سے آنکھیان سینے والے جھونکے جھوم جھوم کر آ رہے ہین۔ کبھی بوندین پڑنے لگتی ہین۔ کبھی برق اپنی ترقی سے قدرت کے مضمون کو حل کرتی ہے۔ بادل کی گرج سے بڑے بہادر دل بھی لرز جاتے ہین۔ جھینگرون نے اپنی جھنگار سے شور مچا رکھا ہے۔ تاریکی اس قدر پھیلی ہوئی ہے کہ ہاتھ سے ہاتھ بھی دکھلائی نہین پڑتے آدھی رات ہونے کو ہے۔ راہ بند ہین کسی مسافر کے چلنے کی آواز سنائی نہین دیتی۔ علق حالت خاموشی مین ہے۔ ہر ایک شخص دن کی محنت سے عاجز ہو کر آغوش غنودگی مین عیش اڑا رہے ہین کسی کو کسی کی خبر نہین ہے ایسے وقت مین جبکہ سڑک متصل پر کوئی جاندار نہین دکھائی دیتا صرف ایک جا کچھ روشنی سڑک پر پڑ رہی ہے۔ دیکھیے ہم اس روشنی کی رہنمائی مین سراغ رسانی کرکے ایک احاطہ مین پہونچتے ہین بڑی شاندار

عمارت سے اچھا بجا نہایت خوشنما کمرہ رونق افزا ہین غور کرنیسے معلوم ہوا کہ یہ ایک کولج کی عمارت ہے، جسکے تمام دروازے کھڑکیان رات ہونے کی وجہ سے بند ہین اس کالج سے کچھ فاصلہ پر ہی ایک بورڈنگ ہوس کی بلڈنگ ہے جسکے تمام دروازے بھی کالج کی طرح بند ہین نہین ہین ایک دروازہ تو کھلا معلوم ہوتا ہے جسمین ایک طالب علم چراغ جلائے کتب بینی مین مشغول ہے۔

پہلا طالبعلم۔ پڑھتے پڑھتے دماغ عاجز آگیا۔

دوسرا۔ ارے بھائی ابھی ہسٹری کے چند سبق ہی یاد کئے ہین۔

پہلا۔ خیر آرام کیجئے کل کو یاد کرلینگے۔

دوسرا۔ یہ تو بتلائے کہ تعطیل کب سے ہے۔

پہلا۔ کل سے۔

دوسرا۔ کتنے دن کی۔ ۱۵ روز کی۔

پہلا۔ تو پھر سو جائے چھٹیون مین ہی یاد کرلینگے۔

دوسرا۔ چھٹیون مین یاد کروگے یا سسرال مین گلچھڑے اڑاؤگے۔

باب دوم

صبح ہوا چاہتی ہے تارے جھلملا رہے ہین۔ شب کی تیرگی سمٹ سمٹ کر گھنے درختون کے دامنون مین چھپنے لگی ہے۔ آفتاب کی شعاعین دور تک قطار در قطار ایستادہ درختون کی چوٹیون پر نمایان ہو رہی ہین۔ ہر طرف خوش الحان اپنی نواسنج زبان پر بیان کھولے شکر گذاری کی وجہ ہر ایک کے لہجہ مین اُس خالق کا شکر ادا کر رہے ہین جنکی آواز دل مین کچھ کھٹک پیدا کی آواز سنائی دیتی ہے غور سے سننے سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا

ریل گاڑی کی آواز بھی متصل ہے اب دیکھئے سامنے ہوا آیا چاہتی ہے۔ آخر کار آفتاب نکلا اور صبح کی نازک خوشگوار شعاعیں تمام بیابان میں مانند سحر پھیل گئی۔ درختوں اور شاداب پودوں نے سونے کا زیور پہن لیا چند ساعت کے مہمان قطرہ ہائے شبنم سے ایک بے نظیر نظر ترب آب و تاب ٹپک رہی ہے درختوں کی شادابی اور ہرن صحرا کی پھرتی اور چالاکی نے اس مقام کو نہایت ہی دلفریب لطف اور راحت کی جگہہ بنادیا ہے آفتاب کا طلائی رنگ کچھہ انہیں چیزون کے حسن کے ساتھہ ساطقدرت کا کام نہین کر رہا ہے بلکہ ریل کی پٹریون کو بھی چمکا کر ایسا بنا رکھا ہے گویا سونے کی نالیون مین چاندی کا پانی بہہ رہا ہے افسوس کہ ہم کچھہ دیر بھی اس مقام کی سیر نہ کر سکے وہ دیکھئے ریل گاڑی یہان سے گذرتی ہوئی اوادلی کے اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر جالگی۔ گلاب رائے اوادلی کے اسٹیشن پر اُتر پڑے اور آنکھہ پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگے لیکن سوائے بیگانون کے کوئی یگانہ نظر نہ پڑا گلاب رائے اپنے ساتھہ ایک بندوق کی پیٹی بھی لیتے آئے تھے۔ اسلئے کہ ۱۵ روز کی تعطیل سسرال مین صرف کرینگے اور بندوق لیکر صبح و شام شکار کو بھی چلے جایا کرینگے اور علاوہ اسکے ایک خاص باعث یہ تھا اپنی معشوقہ کملہ کو اس بندوق سے اپنی جرءمی دکھائینگے۔

ارے یہ کیا ماجرا ہے کہ باوجود تار دیدے نے کے بھی ہم کو سسرال سے کوئی آدمی نہین لینے آیا۔ گلاب رائے حسرت مین کھڑا ہے کہ اول مرتبہ تو خسر پورہ مین قدم رنجہ فرماوین اور کوئی لینے تک کو نہین آیا۔ اگر خود خسر صاحب تشریف نہ لائے تو کسی نوکر کو ہی بھیجد ستے لیکن یہان تو چپراسی تک بھی دکھائی نہین دیتا۔

خیر اسطرح تعجب و پشیمانی کب تک جب سب مسافر گاڑی سے اُتر اُتر کر چلتے تے تو اونہون نے بھی اپنا ڈیرا ڈانڈہ قلی سے اُٹھوا کر مسافرخانہ مین رکھوا یا اور وہین سے ایک

گاڑی والون کو بلوا کر دریافت کیا کہ ۔

گلاب راؤ ۔ تجھے نولکشور وکیل کے مکان کی بہی معلوم ہے ۔

گاڑی وان ۔ ادب سے سر جھکا کر "جی ہان بخوبی واقف ہون"

تب گلاب راؤ سع اسباب گاڑی مین جا ڈٹے اور گاڑی دوڑانے کو حکم دیا ۔

گلاب راؤ آجتک کبہی اوداوبی نہین آئے تہے ۔ اسلئے گاڑی والا انہین جہان لے جاتا وہین چپ چاپ چلے جار ہے تہے گویا اتنے عرصہ کے سے ہی ان کا ناخدا ۔ وہا نہیروا ۔ جوکہو وہ گاڑی والا ہی تہا اندازاً آدہ گہنٹے کے بعد انکی گاڑی ایک دروازہ پر جا پہونچی ۔ اس مکان سے ایک آدمی گاڑی دیکہتے ہی فوراً اون کے نزدیک آگیا بابو صاحب نے دریافت کیا کہ ۔

" نولکشور وکیل کا یہی مکان ہے "

اجنبی نے بندگی کرتے ہوئے جواب دیا " جی ہان "

بابو صاحب ۔ کیا وکیل صاحب دولتخانہ پر موجود ہین ۔

اجنبی ۔ جی نہین ۔ وہ ابہی کلب مین ٹینش کہیلنے گئے ہین ۔

بابو صاحب ۔ اچہا خبر دو کہ بمبئی سے بندوق باز بابو " گلاب راؤ " آئے ہین ۔

ٹہیک اسی وقت وکیل صاحب کی شش سالہ دختر دروازہ پر آپہونچی تہی کہ اسی اثنا ر مین اسنے یہہ باتین سن لین ۔ وہ او چہلتی کودتی اندر جا پہونچی اور لگی شور مچانے کو جیجا آگئے ۔

اسی شور و غوغہ مین ہمسایون کی لڑکیان جیجا صاحب کو دیکہنے کے سے ملئے

بڑی خوشی سے آگئیں - گاڑی سے اوترنے سے پہلے ہی رام پرشاد نے بندوق باز بابو کو مودبانہ کورنش کی - اور وکیل صاحب کے داماد جان کر ان کا سب سامان اوٹھاکر بیٹھک مین لار کھا اور وہین پر بندوق باز بابو کو آرام کرسی بچھادی -

وکیل صاحب کی عورت بڑے تعجب مین تہی کہ بلا کسیطرح کی اطلاع کے داماد صاحب یکایک کیسے آگئے - انہون نے رسوئی والی سے کہاکہ کہانا جلد تیار کرو -

اور خود وکیل صاحب کی عورت پرایم سٹیو (ولایتی چولہے) پر چا ر تیار کرنے لگی اور ادہر نوکر بڑے لوٹے مین پانی لیکر داماد صاحب کے پاس جا پہونچی اور مختصر سے کر دریافت کرنے لگی - وہ کہئے مکان پر تو سب خیریت ہے؟

داماد صاحب - (مسکراکر) ان سب مزے سے ہین کہئے یہان تو سب خیریت سے ہین -

اسپر نوکر نے مسکراتی ہوئے بولے ہان وکیل صاحب کے گھر مین تو سات آٹھہ روز سے بخار آگیا وہ تو پلنگ پر سوار ہین -

کملا مجلس مین گئی ہین اونہین بلانے رام پرشاد ابہی جاتا ہے اور وکیل خوابگاہ مین ہین - پانچ چہہ ماہ سے مین یہان نوکر ہون جب مین آپکی ساس سے دریافت کرتی ہون تو وہ جواب دیتی ہین کیاکرون چھٹی نہ ملنے سے لاچاری ہے شاید ہولی کی تعطیل تک مین آسکین - اچہا چلیئے ہاتہہ پیر دہوکر جا پانوش فرما لیجئے - اور پہر برائے غسل تشریف فرما ہوجیئے تب تک کہانا تیار ہوجاویگا - مین آپکو ایک نیا شخص دکہلاونگی لیکن انعام اکرام ٹہرا دیجئے اور پہلے سے نکالکر رکھہ چہوڑیئے جس مین عین وقت پر گڑبڑ نہ پیش آوے -

رام پرشاد پاس ہی کہڑا تہا وہ ہنس کر کہنے لگا وہ تم تو انعام لوگی اور ہم انعام مانگنے کا پہلا ہمارا حق ہے - گلاب رائے اس معاملہ کی بابت کچہہ نہ جان سکے

اسلئے انہون نے بھی صرف مسکرا کر کہدیا " فصرود" پھر ہاتھہ منہ دھو کر جا ر پہنچے گئے اور وہان سے لوٹ کر با فراغت غسل کرانے کے بعد کہانے مین دیر ہونے کی وجہ سے بیٹھک مین ہی واپس لوٹ آئے - یہان آکر انہون نے دیکھا کہ پانچ چھہ لڑکے پٹی سے بندوق کے ٹکڑے نکالکر انہین جوڑنے کی کوشش کر رہے ہین -

لڑکون سے ان ٹکڑون کو چھین کر بندوق بازبابو صاحب نے الماری پر رکھدئے - اسی عرصہ مین وہی ٹکرسنے تین چار ماہ کی لڑکی کو چومتے ہوئے آ پہونچی اور بابو صاحب سے کہنے لگی - دیکھو بابو جی کیسی خوبصورت لڑکی ہے آپ آکی گود مین بیٹھنے کو کیسی بے کل ہو رہی ہے - ٹھیک ہے جوش تھوڑا ہی ہے کہ خون کو خون چاہتا ہے -

گلاب رائے نہین چاہتے تھے کہ اس لڑکی کو گود مین لین لیکن جب وہ سامنے رکھ ہی رکھدی تو گود مین لینی پڑھی گود مین لیکر بولے واہ لڑکی تو بڑی خوبصورت ہے نوکرنی نے جواب دیا -

صرف تعریفون سے کام نہین چلیگا - آپنے آج اول مرتبہ ہی لڑکی کا منہ دیکھا ہے کیا آپکے پاس لڑکی کو کچھ دینے کے لئے نہین ہے -

بابو صاحب نے چپ چاپ پاکٹ سے دو روپیہ نکال لڑکی کے ہاتھہ پر رکھدئے نوکرانی - کیا غضب ہے بابو لڑکی کو اسطرح سمجھتے ہو اس کے ہاتھہ مین سونا دینا پڑیگا روپیون سے کام نہین چلیگا -

پاس جو لڑکے بیٹھے تھے وہ قہقہہ مار کر ہنسنے لگے -

تب تو بابو صاحب بڑے شرمندہ ہوئے -

جواب دیا کہ مین اپنے ساتھہ کوئی سونے کی چیز نہین لایا ہون - بابو صاحب آپ کو اپنے دل ہی دل مین بڑے غصہ ہو رہے تھے کہ اگر وہ ہمین بذریعہ خط اطلاع دیتا کہ فلان کے بال بچہ پیدا ہوا ہے تو آج ہم کو اس نوکرنی سے کیون شرمندہ

پھوٹا پڑتا۔
جب نوکر سے کو تشفی بخش جواب نہ ملا تب وہ پھر کہنے لگی بسنتا ہی کون ہے کہ آپکو سونا لانے کی یاد نہ رہی کیا یہاں سونے کی کمی ہے۔ کسی زرگر کے یہاں جاکر لڑکی کے لئے چوڑی بنوا لاؤ۔ صرف والد بننے سے کام نہین چلیگا۔

بابو صاحب پہلے ہی چکر آرہے تھے نوکرنی کی زبان یہ بات سنکر ایک دم بھڑک اوٹھے۔ اور سوچنے لگے کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ کچھ سمجھ مین نہین آتا کیا یہ لڑکی میری ہے۔ اسی طرح اودھیڑبن کرتے کرتے بابو صاحب کانپنے لگے ادنہون نے خوف زدہ ہو فوراً وہ لڑکی نوکرنی کو دیدی۔ اور پھر کچھ سنبھل کر دریافت کرنے لگے۔

لڑکی ہے تو خوبصورت اسکا کیا نام ہے اور کتنے ماہ کی ہے۔

نوکرنی متعجب ہو کر کہنے لگی۔ "لیلیٰ ہی بڑا اندھیر ہے" بابو صاحب واہ آپنے تو کمال کر دیا۔! بھلا آپ کو لڑکی کا نام تک معلوم نہین! آپ نہین جانتے کہ لڑکی کتنے ماہ کی ہے؟ جب خود آپ ہی لڑکی کا نام اور عمر دریافت کرتے ہین! بیٹی بیلی چل اب امی کے پاس چل"!

نوکرنی اسیطرح بڑبڑاتی ہوئی گھر کے اندر چلی گئی۔

جن لڑکون نے بابو صاحب اور نوکرنی کی باتین سنی تہین وہ دل لگی کرنے لگے لیکن بابو صاحب وہین تک کچھ نہ سمجھ سکے اون کی دل کی عجیب کیفیت تہی تمام بدن مین پسینہ آگیا تہا۔ بابو صاحب پہلے ہی نہین سمجھے تہے کہ بیلی کون ہے لیکن اب معلوم ہوا کہ بیلی خود کی ہی کرتوت سے اتنے ہی بن ختنا نے اندر سے آکر کہا۔ نو بجیا پان کہاؤ۔

بابو صاحب اپنی سالی کے ہاتھ سے پان لیکر چابنے لگے لیکن لحظہ بہ لحظہ متعجب
تھے کہ کیا معاملہ ہے انہوں نے تو پان کھول کر دیکھا اور نہ کسی قسم کا شک
کیا۔ پان میں سپاری کے بجائے نمک رکھا تھا۔
جب بابو صاحب کا منہ کھارا ہو گیا تو انہوں منہ سے پان نکال کر پھینکدیا۔ اور
خیال کرنے لگے کہ جس طرح ہماری پان میں نمک رکھکر دل لگی کی ہے۔
چونکہ وہ مسافر رات کے تھکے ماندے تھے نیند آنے لگی۔ اتنے ہی میں شانتا نے
آکر کہا۔ جیجا ان کہتی ہیں اندر کے برآمدہ میں جاکر آرام کرو۔ یہ سنکر بابو صاحب
وہاں جاکر پلنگ پر لیٹ رہے۔

باب سوم

نیلگون آسمان پر ابر کے پھٹے پھٹے ٹکڑے پھیلے ہوئے ہیں یا یون
کہنا چاہیے کہ چرخ فلک نے پھٹی پرانی گدڑی اپنے بدن سے نکالی ہے۔ مگر اس کہنہ
گی پر بھی آسمان کی قبا کا نیلگون نکھرا ہوا رنگ جہاں تہاں سے نمودار ہو رہا ہے۔
اس قیاس کا سبب کہ آنکھوں میں کہا جاتا ہے بزم قدرت کے قدردان تصویر ہیں کہ
اسے کشیدہ کیا یا کسی فرنگستان کی دلربا دوشیزہ کی دھوئی ہوئی آنکھوں یا شبنم صبح
سے دھوئے ہوئے گل سوسن کا رنگ اڑا لایا۔ ہوا تیز چل رہی ہے اور اسکے
جھونکے جسطرح دست گستاخ کسی نازنین کے نازک چہرہ کی نقاب کھسکا دیتے
ہیں اسیطرح ابر کے ٹکڑوں کو ادھر ادھر ہٹا دیتے ہیں کبھی میدان کی تیز ہوا
ایک نہایت عالیشان مکان کے کنگوروں پر ہو کر ابر کے ٹکڑوں کو گذارتی
ہے۔
اب اسی مکان کے ایک کوٹھے کا یکایک دروازہ کھلا اور ایک اٹھارہ انیس

برس کے سن والی نازنین نے اندر جاکر کیواڑ بند کئے اور زنجیر لگائی اس کیواڑ کے کھلنے اور بند ہونے کی آواز نے ہمارے بابو صاحب کی نیند مین رخنہ اندازی کی یہ نازنین نے پاس پہونچکر نیچی گردن کئے ہوئے شرمندہ ہوکر دریافت کیا۔

" بھلا یہ تو بتلائیے کہ آپنے میرا اتنا فضیحتہ کیون کیا۔ آپنے تو لکھا تھا کہ کوشش کرنے پر بھی چھٹی نہین ملتی۔ اسلئے آنے مین لاچاری ہے اب یکایک کیسے چل پڑے کیا سسرال آنیکا یہی قاعدہ ہے اگر خط لکھنے کی فرصت نہین تھی تو ایک تار ہی بھیجدیتے اب جب میری سہیلیان مجھسے مذاق کرینگے تو مین اونہین کیا جواب دونگی۔

بابو صاحب "مینے کل بمبئی سے ڈفرڈ تار دیا تھا شاید نہ آیا ہو"

وہ نازنین یہ بات سنکر ایکدم سن ہوگئی اسنے ایک مرتبہ گلاب راؤ کے منہ کی جانب دیکھا اور چلاکر بھاگی۔ باہر آکر وہ دوسری عورتون کے سامنے آکر رونے لگی۔ بابو صاحب کی حالت بیان کرنے کا یہین وقت نہین ہے۔

اب آپ لوگ خود اونکی حالت کا اندازہ لگا سکتے ہین جنوائی بابو اب بھی پلنگ پر بیٹھے بیٹھے باہر کی عورتون کی باتین سن رہے تھے۔

ایک عورت دریافت کر رہی تھی اری ہوا ہی کیا گھبراکر کیون بھاگ آئی دوسری نے کہا اری وہان وہ کوئی بدمعاش بچہ ہوگا۔ تیسری نے کہا اری کیا کہتی ہے کیا وہ داماد صاحب نہین ہین؟

"نہین نہین وہ ہرگز نہین ہے" "تو پھر وہ بدمعاش کون ہے" "مین کیا جانون"

اس عورت نے روتے روتے کہا "کہتا ہے کہ بمبئی سے آیا ہون منہ دیکھا تو معلوم ہوا کہ کوئی بڑا بدمعاش ہے دادا کو جلدی بلواؤ پولیس سے پکڑوانا چاہئے۔

اتنے مین ایک لڑکا کہہ اوٹھا دادا اپنے ساتھ ایک بندوق بھی لایا ہے۔ آؤ ہم دکھلائین۔

بندوق کا نام سنتے ہی عورتون کے چھکے چھوٹ گئے۔ ان کی جیسی حالت ہوئی یہہ

نکلنے سے باہر ہے۔ اسقدر میں رسوائی کرنے والی نے چلا کر کہا رام پرشاد اور رام پرشاد وکیل صاحب کو فوراً بلوالا۔

گلاب راؤ یہ لفظ سن ہی رہے تھے کہ اتنے میں اسی کوٹھے کا دروازہ جس میں گلاب راؤ بیٹھے تھے یکبیک بند ہو گیا اور تالا لگنے کی آواز بھی انہیں سنائی دی۔

اب بیچارے بندوق باز بابو صاحب کو وہ کوٹھری جیل سے بھی بدتر ہو گئی۔ اتنے میں پڑوس کی بہت سی عورتیں جمع ہو گئیں تب نوکرانی نے تمام حالات مفصل بیان کئے بندوق کا چرچا سنتے ہی سب کو یقین کامل ہو گیا کہ کوئی بڑا بھاری بدمعاش ہے۔

اب ہم آپ لوگوں کو بتائے دیتے ہیں کہ وکیل صاحب کے والد بمبئی میں نہیں بلکہ نرسنگ پور میں اسسٹنٹ کمشنر تھے۔ ہمارے بندوق باز بابو یہ سوچکر نہایت ہی پشیمان ہو رہے تھے کہ جس بندوق کو ہم مردمی دکھلانے کو لائے تھے وہی بندوق ہماری مصیبت کا سبب ہوئی ہے۔

باب چہارم

جسوقت رام پرشاد کلب میں پہونچا اسوقت سارے شہر کے وکیل اکٹھے بیٹھے ہوئے گپیں ہانک رہے تھے گھبرائے وپریشان حال رام پرشاد نے مالک کے نزدیک پہونچکر کہا کہ "مالک! جلدی گھر چلیے۔ وہاں بڑا گول مال مچ رہا ہے۔ وکیل صاحب نے رام پرشاد کی عجیب حالت دیکھکر دریافت کیا ارے بتلا تو کیا ہوا گھر میں کوئی سخت بیمار تو نہیں ہے۔

رام پرشاد "گھر میں ایک بدمعاش گھس آیا ہے۔

اس تعجب خیز خبر کو سنکر وہاں سب وکیل سن ہو گئے بابو نولکشور کی حالت طاقت

تحریر سے باہر ہے اون کے منہ سے صرف یہی الفاظ نکل سکے چور! اور دن دہاڑے مکان مین گھس آیا! وہ ایک دم ہولدل سے ہو گئے۔ رام پرشاد نے کہا چور ہو یا ڈاکو وہ جا ہے جو کچھ ہو کچھ سمجھہ مین نہین آتا۔ وہ کہتا ہے کہ ہم وکیل صاحب کے داماد ہین۔ رام پرشاد کی یہ باتین سن کر سب قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔ لیکن بیچارے نول کشور کو ہنسنا وغیرہ کچھہ نہ سوجہا اونکی تو سٹی گم ہوگئی وہ دریافت کرنے لگے کب آیا اور اب کیا کر رہا ہے۔

"ابھی چار بجے آیا ہے۔ ساتھہ مین ایک بندوق بھی لئے ہے اندر جاکر کہانا وغیرہ سے فراغت حاصل کر کے اندر کمرہ مین پلنگ پر لیٹا ہوا ہے۔ گہر مین عورتین گھبرا رہی ہین جلدی چلئے۔

بندوق کا نام سنتے ہی وکیل صاحب کے ہوش اڑ گئے۔ وہ رام پرشاد کو ڈانٹ کر دریافت کرنے لگے "پاجی! حرامخور! گدھے۔ خالی گھر چھوڑ کر یہان سے کسکے حکم سے آیا۔

اسیطرح بڑبڑاتے ہوئے سر پر کیپ رکھکر باہر گاڑی مین آ جمے اور کوچوان کو حکم دیا چلو جلدی چلو۔ کلب مین سے وکیل صاحب کے ساتھہ اور کتنے ہی وکیل باہر گاڑی کے پاس تک چلے آئے تھے۔ ان مین ایک نے کہا کوئی آدمی دماغ کے بگڑ جانے سے پاگل ہو کر گہر مین گھس آیا ہے۔

دوسرے نے کہا۔ اتنا بھی نہین سمجھتے کہ پاگل بندوق کیون لاویگا وہ تو کوئی مرزا پوری ڈھیت ہوگا۔

نولکشور نے کہا چاہے وہ پاگل ہو یا ڈھیت ہم تو اوسے ایکدم پولیس کے سپرد کئے دیتے ہین۔

گاڑی گھڑ گھڑاتی ہوئی گہر جا پہونچی۔ وکیل صاحب تانگے سے کود کر اوتر پڑے اور پوچھا

وہ لڑکا کہان ہے - اسی عرصہ مین وکیل صاحب کے ایک دوست جہوٹی ایک پولیس گارد معہ سب
انسپکٹر کے لیکر وہان آپہونچے لاٹہی اور بندوق باہر کسی کو دیکہکر سب کے جی مین جی آیا - جب پورا
پتہ لگگیا کہ اسکے پاس ہتہیار وغیرہ کچھہ نہین ہین تو ہمارے بہادر پولیس نے ڈرتے ڈرتے
تالا کہولا جیسے تیسے ہمت باندہ کر سب کے سب ایکدم ہی اندر گہس پڑے اور بیچارے
بندوق باز بابو کو بیٹہک مین گہسیٹ لاے - بابو صاحب نے بالکل ہاتہا پائی یا دہر ادہر کی نہ
کی سیدہی طرح باہر چلے آئے - بابو صاحب کی صورت دیکہنے سے خوف ہونے کے بجاے
حیرت ہوتی تہی انکی صورت کو دیکہکر کوئی خیال نہین کرسکتا تہا کہ یہ بدمعاش ہے کیونکہ وہ
تو ایک شریف خاندان کے تہذیب یافتہ جنٹلمین تہے - ان کے خوبصورت چہرے پر
بدمعاشی ڈہنگ کی مشابہت تک بہی نہین معلوم ہوتی تہی -

اس ماجرے کو جاننے کے لئے سب کی خواہش بڑہ رہی تہی پر کوئی اب
تک نہ معلوم کرسکا تہا اب وکیل صاحب نے بڑہ کے ان سے دریافت کیا کہ تم کون ہو؟
تو آپ راز سے بابت دیکہ مجہے معلوم ہوا کہ سمجہنے مین غلطی ہوئی مین نول کشور
ولیشن بکر وکیل کا داماد ہون - آجتک یہان کبہی آیا نہین مین گاڑی والے سے کہا کہ
فلان وکیل کے گہر پہونچا دو اس نے مجہے یہان اوتار کر آفت مین گرفتار کرادیا -
اگر آپ مکان پر ہوتے تو اس تعجب خیز ناٹک کے سین دیکہنے کی ضرورت نہ پڑتی یہ
غلطی کبہی کی آشکارا ہوگئی ہوتی - لیکن یہہ تمام معاملہ تو عجب ہی طرح سے آجڑا
جس سے میری جو فضیحت ہوئی وہ تو الگ لیکن آپ لوگون کو تو مفت تکلیف
اوٹہانی پڑی یہہ واقعہ بلا جانے بہول سے ہوگیا جان بوجہہ کر نہین آپ اس
قصور کے لئے مجہہ کو معاف فرمائےگا یہ قدرت کسی کی نہین ہے کیا میرا ارادہ
کسیکی بے عزتی کرنیکا تہا -

اب تک جس کو سب عورت مرد چور اور بدمعاش کی نظر سے دیکہہ رہے تہے ہر کی

زبانی یہ لفظ سنکر سب کی فکر رفع ہو گئی ساتھہ ہی جو غصہ سب کو چڑہ رہا تھا وہ بھی سمجھہ کے بادل مین پنہان ہوگیا۔ اب وکیل صاحب نے ہنسکر کہا کہ سنئے دراصل مین آپ داماد صاحب ہی ہین کوئی فکر کی بات نہین ہے آپ کسیطرح کے فکر اور تردد مین نہ پڑین ہماری طرف آپکی نہایت بے ادبی ہوئی جسے آپ براے مہربانی معاف فرمادین گے اُف بڑا بہاری قصور ہوا آپکے خسر صاحب کا اور میرا ایک ہی نام ہے۔ جس سے ایسے واقعات کتنے ہی مرتبہ واقع ہو چکے ہین۔ خطوط کی گڑبڑی کی تو بات ہی نہ پوچھئے ایسا کوئی دن نہ ہوتا ہوگا۔ جب کہ اُن کے خطوط میرے یہان اور میرے خطوط اون کے یہان چلے جاتے ہین۔

ہان ابہی اس دن بڑا مزا ہوگیا ایک گاؤن سے کسی مقدمہ کے تمام کاغذات میرے پاس آگئے اور موکل اور گواہ اون کے یہان جا اُترے لیکن داماد ون کی تبدیلی کا یہ پہلا موقعہ ہوا ہے پہر اور کتنی ہی اس قسم کی باتین اور معافی وغیرہ ہوجانے کے بعد اور اس نظارہ سے دیکھنے والون کے دو دو پیٹ ہوجانے لگے لیکن وکیل صاحب نے گلاب راے کی نہایت خاطر کی اور روانہ کر دیا۔

اب ہمارے بندوق باز بابو صاحب ایک کرایہ کی گاڑی مین بیٹھکر اپنی خاص منزل کو روانہ ہوسے۔

باب پنجم

نول کشور صاحب وکیل کے جانے کے بعد جو کچھہ وہان باقی رہ گئے تہے اون کے دل مین بھی شبہ نے جا پکڑی اس قسم کی باتین ہورہے تہین جبھی ایک وکیل نے کہا کہ کہین بھی معاملہ اپنے گھر نہ ہو رہا ہو اس سے بہی مناسب ہے

کہ اب سب اپنے گھر کو روانہ ہون یہ بات سب نے پسند کی اور چند منٹون مین سب لوگ اپنے اپنے گھرون کو روانہ ہوئے

نولکشور ریس لکھی ۔ وکیل کا مکان امیا دروازہ کے نزدیک ہی تھا ۔ وہ بھی چار پائی نوش فرما کر کرسی پر بیٹھے سگریٹ کا دہوان اوڑا رہے تھے کہ اتنے ہی مین کمپاونڈ مین ایک گاڑی دھڑدھڑاتی ہوئی آپہونچی ۔ چونکہ وکیل صاحب کے گھر کتی ہی گاڑی آتی جاتی تہین اسلئے انہون نے کچھ غور نہ کیا ۔ لیکن جب اون کے مندرجہ ذیل الفاظ گوش گذار ہوئے تو وہ ایکدم چونک پڑے ۔

"نولکشور ویش لکھی وکیل کا گھر یہی ہے"

"جی ہان بابو صاحب"

اچھا تو اندر جاکر اطلاع کر دو کہ بمبئی سے داماد صاحب آئے ہین ۔

داماد کے نام کی بھنک وکیل صاحب کے کان مین پڑتے ہی وہ ایکدم گھبرا سے گئے اونہون نے گزٹ ٹیبل پر ٹپک دیا اور باہر آکر کیا دیکھتے ہین کہ ایک نوجوان پنجابی ڈریس پہنے لکڑی لئے گاڑی کے پاس کھڑا ہے اور گاڑی وان گاڑی سے بندوق کی پیٹی اوتار رہا ہے ۔ وکیل صاحب نے فوراً ڈپٹ کر دریافت کیا کون ہے ۔

بندوق باز بابو صاحب اپنے خسر صاحب کی ایسی حالت دیکھکر اکبکا گئے ۔ اپنے سوال کا ٹھیک جواب نہ ملتے دیکھکر وکیل صاحب نے تیزی سے ڈانٹ کر کہا ۔

"اچھا بھاگو جلدی بھاگو" بدمعاش کہین کا پاجی ۔

وکیل صاحب کی یہ بات سنکر اون کے دو تین نوکر ہاتھون مین لاٹھیان لیکر دوڑے اونہین دوڑتے دیکھہ وکیل صاحب تیزی سے بولے ۔ مار کے بھگا دو ۔ دیکھے

دیکر نکالدو بدمعاش کو۔
ابتک داماد صاحب لکڑی کی مانند کھڑے سب سن رہے تھے جب دیکھا کہ دو تین نوکر لاٹھی اوٹھائے مارنے آرہے ہین تب انہون نے بھی بندوق تان کر طولانا خبردار دور ہی رہنا اگر کسی نے ہاتھ لگایا تو ہم جان سے مار دین گے۔ ہم جانتے ہین مگر تم لوگ دور رہو ہوشیار کئے دیتا ہون نہین پیچھے پچھتاؤ گے۔
بیچارے غریب نوکر لوگ ڈر کر دور کھڑے ہو گئے اتنے مین گلاب راؤ نے موقعہ پاکر وکیل صاحب سے کہا "دیکھئے وکیل صاحب آپ بھولتے ہین یہ ہین آپ کا سچ مچ داماد۔
وکیل صاحب نے کچھ بھی نہ سنا اور پہلے سے بھی زیادہ غصہ ہوکر اور ڈانٹ کر بولے بدمعاش حرام خور پاجی کمین کا تو ہمین اپنا خسر بناتا ہے کیا مین اتنا گدھا ہون کہ اپنے داماد کو بھی نہ پہچان سکون۔ اچھا اب تم بھاگو۔ اور جلدی یہان سے اپنا راستہ لو نہین ہم پولیس کو بلاکر حراست مین کروا دین گے۔
ابتک ہمارے بندوق باز بابو سمجھے تھے کہ ایک جگہ غلطی سے سسرال بدلنے کے باعث ایسا واقعہ ہوا لیکن اب اپنی سسرال مین آگئے۔ لیکن یہان اب دوسرا نیا ہی گل کھلا جب انہون نے دیکھا کہ یہان ہماری کوئی سنتا ہی نہین تو زیادہ بک بک نہ کر پھر گاڑی مین جا بیٹھے اور تانگے والے کو حکم دیا کہ چلو سیدھے اسٹیشن پر"

وکیل صاحب جیسے تیسے اس بدمعاش کو بھگا کر بیٹھک مین آنیکو لوٹے

کہ دروازہ کے پاس گھبرائی ہوئی راد ہا بائی مل گئی انہوں نے پوچھا۔
"بھلا بتایئے تو آج آپ کو ہو کیا گیا ہے ذرا ہوش میں آکر کام کرو اب ہم آپ سے کیا کہیں کہ آپنے اپنے گھر سے داماد کو ڈانٹ بھگایا۔
"وکیل صاحب کچھ گرم ہو کر بولے اس بدمعاش کو کب کہاں کا داماد بنا بیٹھی ہو؟
بھلا بتلایئے تو آج آپکو ہو کیا گیا جو ایسی الٹی ٹیڑھی باتیں بک رہے ہو؟
وکیل صاحب نے کلب کا حادثہ جوں کا توں کہہ سنایا۔ راد ہا بائی نے سن سمجھکر کہا۔
اگر ایسے ہی ہوا تو کیسے کہا جا سکتا ہے کہ وہ داماد نہیں ہے دونوں کے نام تو ایک ہی ہیں شاید بھول کر اون کے یہاں چلے گئے ہوں گے۔
راد ہا بائی کی یہ بات سنکر انکا دماغ کچھ ٹھیک ہوا بندوق دیکھکر ان کا دماغ بھڑک اٹھا تھا۔ انہیں کچھ سوچنے سمجھنے کا موقعہ نہیں ملا تھا اب دماغ ٹھیک ہوا اور اپنی شرم رکھنے کے لیئے دلیلیں پیش کرنے لگے اونہوں نے کہا۔
"اگر وہ واقعی داماد تھے تو کیا پہلے سے آنے کی اطلاع نہ دیتے اور انہیں لینے کے لیئے میں خود اسٹیشن پر نہ جاتا۔
بھلا یہ بھی کہیں سنا ہے کہ داماد پہلے ہی بھول بلا اطلاع سسرال میں گیا ہو۔
لیکن یہ کہتا ہی کون ہے کہ اون کے آنے کی خبر نہ تھی مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ ہولی یہیں منا دیں گے۔ ماتی کے پاس خط بھی آیا تھا۔
اسی عرصہ میں کملا معہ اپنی بہن کے آئی اور ملکے ہاتھوں اسنے بھی اپنی رائے ظاہر کر دی۔ "امّاں تو بھولتی ہے۔ وہ دراصل گلاب جیسا نہیں تھے۔
وکیل صاحب کو مدد ملنے سے وہ پھر دریافت کرنے لگے دیکھو سچ ہے نہ بھلا تم کیسے کہتی ہو

دے ہمین راستہ مین ایک گاڑی مین جاتے ہوئے دکھلائی دئے تھے مالتی کہتی ہے کہ وہ گلاب جیجا سے لگتے ہین - وہ بھی ہماری طرف دیکھتے جا رہے تھے لیکن وہ گلاب جیجا نہین تھے - ہمارے گلاب جیجا تو گلاب کے پھول سے بھی زیادہ نازک ہین - وہ تو ہٹا کٹا مرزا پوری ٹھیٹ دکھتا تھا -

وکیل صاحب نے کہا سچ کہتی ہے کملا کیا مین اپنے داماد کو بھی نہ پہچانتا اگرچہ ہم نے انہین صرف ایک ہی مرتبہ شادی مین دیکھا تھا لیکن کیا مجھ سے اتنی بڑی غلطی ہو سکتی ہے وہ کوئی نہ کوئی بدمعاش ہوگا -

ابھی اسی طرح کے سوال جواب ہو رہے تھے کہ اتنے ہی مین ٹیلیگراف اوفس کے ایک چپراسی نے آکر وکیل صاحب کے ہاتھ مین ایک تار دیا -

اس ٹیلیگراف کو پڑھتے ہی پڑھتے وکیل صاحب کا چہرہ پھیکا پڑ گیا -

گلاب راو نے چار آنہ کا ایک ڈیفرڈ تار کل بمبئی سے بھیجا تھا - رادھا بائی نے دریافت کیا یہ کسکا تار ہے -

پڑھ کے نہایت شرمندہ اور پشیمان ہوکر کہنے لگے اس تار کو گلاب راو نے بمبئی سے بھیجا تھا معلوم ہوتا ہے وہی استھے -

مالتی یہ سنتے ہی ایکدم چیخ مار کر رو اٹھی " ارے دیا ری "

وکیل صاحب نہایت رنجیدہ ہوئے اور کہا " خیر قصور تو ہماری ہوا لیکن نادانی سے - ابھی گاڑی نہین گئی ہوگی - اسٹیشن پر چلین جیسے ہوگا انہین سمجھا لاؤنگا -

تمام شد

مختصر فہرست کتب جناب تجارتی کنہیالال پریس آگرہ

معلم الاخلاق

یہ کتاب انسان کو انسان بناتی اور اوسکے اخلاق و عادات کے درست کرنے مین مدد دیتی ہے۔ اسکے زرین مقولے اس قابل ہین کہ آب زر سے لکھے جاوین کیونکہ ہر عمر کا انسان اس سے مفید سبق حاصل کرسکتا ہے - - - - - - - قیمت ۱ر

مناظر الناظرین

یہ ایک لاجواب کتاب ہے۔ جو لوگ آسمان کے وجود کے قایل نہین ہین اور اوسکے نیلگون رنگ کو حد نظر سے تعبیر کرتے ہین اون کے جواب مین معقول دلایل سے آسمان کا وجود ثابت کیا گیا ہے۔ اسیطرح زمین اور ستارون کے بارے مین عمدہ جوابات لکھے ہین۔ اس کتاب کو ایکمرتبہ پڑھکر پھر انسان کسی سے قایل نہین ہوسکتا۔ - - - قیمت ۲ر

بشارات غیبی

فی الواقعی جیسا اس کتاب کا نام ہے۔ اوس سے بڑھکر اس سے پوشیدہ راز ظاہر ہوسکتے ہین جنم پتر بنانا ہر سمت کے سفر کا دن اور راہ دریافت کرنا خوشی۔ غمی۔ بیماری اولاد وغیرہ وغیرہ غرض ہر قسم کے سوالات کے صحیح جواب اس سے معلوم ہوسکتے ہین علم نجوم مین مختصر اور جامع کتاب مشکل سے دستیاب ہوگی اسیوجہ سے اس فن کے جاننے والے اس کتاب کو جان سے زیادہ قیمتی خیال کرتے ہین قیمت ۴ر

راماین فارسی

جسطرح شاہنامہ فارسی نظم مین لکھا گیا ہے اسیطرح یہ راماین بہی عمدہ اور دلکش نظم مین لکھی گئی ہے جسجگہہ راون ورامچندر کی جنگ کا بیان کیا ہے ۔ روح رستم اور افراسیاب کو پھڑکا دیا ہے اسیطرح سوز وگداز و ہجر وصال کے موقعہ پر مترجم کے قلم نے اسقدر سحر البیانی سے کام لیا ہے کہ انسان پڑہتے پڑہتے محویت طاری ہوجاتی ہے - - - - - - - - - قیمت ۸ر

میوۂ تلخ

ایک اخلاقی ڈراما جسکے ذریعہ سے نہایت دلچسپ اور معقول دلائل سے تعلیم نسوان کی ضرورتین دکہائی گئی ہین ۔ اور عورتون کی حالت سدہارنے کی کوشش کیگئی ہے اور اس امر کو ظاہر کیا گیا ہے کہ عورتون کی جہالت سے کیا نتیجہ ہوتا ہے اسکے مصنف عبد الحلیم صاحب شرر ہین جن کے زور قلم کو زمانہ مانے ہوئے ہے - قیمت صرف - - - - - - - - - - ۸ر

ربط و ضبط عرف بہول بہلیان

یہ وہ ناٹک ہے جسکی عمدگی اور مقبولیت کے اعلی کمپنیون مین ڈنکے بج رہے ہین اور پبلک بہی اس کی پرلطف سمان اور سنیریا اور لحن داؤدی راگ پر فریفتہ ہے قیمت ۸ر

گوہر زرنگار

ایک جدید ڈراما جسمین نہایت دلکش راگ اور موقع موقع پر جدید غزلین تحریر ہین -

اور قصہ کے واقعات کو اس عمدگی سے بنہایا ہے کہ آخیر کہیں تک یکسان دلچسپی قایم رہتی ہے۔ . . . . قیمت (۴)

منصور و موہنا

مصنفہ مولوی عبدالحلیم صاحب شرر۔ جس مین ۳۹۵ھ کے واقعات سلطان محمود کے فتوحات موہنا اور منصور کے پاک عشق کے جذبات نہایت عمدگی سے تحریر ہین۔ . . . . قیمت عہ

کنیز فاطمہ

ایک شریف مسلمان لیڈی کی سرگذشت اعلی تعلیم پاکر بوجہ مفلسی کے روزگار کی تلاش مین نکلنا۔ ایک تہیٹر مین نوکری کرنا لیکن عصمت کے تاج کو ہر جگہہ برقرار رکہنا آخر کار ایک نواب کا اوسکی شہرت و عزت سنکر عاشق ہونا اور دونون کی شادی ہونا بہت خوبی سے تحریر کیا ہے۔ . . . . قیمت عہ

مہر حیا

ایک ہندو شریف لیڈی کی دردناک سرگذشت خود اوسی کی زبانی جو نہایت دردوالم سے بیان کی گئی ہے۔ اور یہ امر دکہایا گیا ہے کہ زمانہ کے نشیب و فراز اور فلک بے مہر کی سختیون مین بہی پہنس کر اوس شریف لیڈی نے عصمت کو ہاتھ سے نہین دیا۔ . . . . قیمت ۸ر